

اشیخ علی کاشف الغطاء

ایک بالکمال شخصیت

حقیقت یہ ہے کہ دنیا کے مالک اپنے مادی وجود، اپنی صنعتی و صناعی عظمت اور اپنے طبعی حسن و جمال پر ہی فخر نہیں کرتے بلکہ ان کے علاوہ بھی کچھ نازاں ہیں تو اپنی اس دولت پر جسے رفعت فکر، عظمت ادب اور کمال علم و فن سے تعبیر کیا جاتا ہے علم و فضل کا وہ چشمہ جس سے دنیا میں وسادت کے سوتے پھوٹ نکلتے ہیں اور گستانِ ادب کا وہ چول جو تعمیر و ترقی کی ہوا کے جھونکوں سے کھلتا اور جس کی ہلک ہلک سے انسانی ماسٹرہ کی روح امتزاج کرتی ہے، گھنے باغوں، زمین پر نور بچھرتے ہوئے سبزہ ناعول، دبے ہوئے خزانوں اور بیش قیمت وسائلِ حیات سے بھرپور زمین کے خطوں سے کہیں بہتر ہیں۔ وہ مالک قابلِ قدر ہیں جو ایسے ممتاز افراد پر ناز کرتے ہیں جن کے بل بوتے پر انہیں عروج و کمال کی ساداتیں نصیب ہوتی ہیں نہ صرف یہ بلکہ صفحہ تاریخ پر ان کے غلوط و دوام کی مہر ثبت ہو جاتی ہے۔ اتنی بے پناہ دولت و ثروت ان مالک کے حصے میں آتی ہے جو کبھی ختم ہونے میں نہیں آتی۔ قدرت انہیں سلطنت کا تختہ اور ہمیشگی کا تختہ عطا کرتی ہے جن مالک میں حمید و برگزیدہ ہستیاں رونق افروز ہوتی ہیں، تعمیر و ترقی کی راہیں ان کے لیے کھل جاتی ہیں۔

اس نوع کی ایک اعلیٰ مثال خلیفہ عبدالحکیم مرحوم کی شخصیت ہے جس کے وجود سے حیات اور توانائی کے شعلے بھڑکتے تھے۔ اسے ادب و کمال کے ایک ستارے کی طرح سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ یہ شخصیت ایک ایسا روشن صفحہ تھی جس کی حکمت کے نور سے زندگی کی راہیں چمک اٹھتی تھیں۔ اس نے کردار، گفتار اور قلم کی طاقت سے جہالت کا سختی سے مقابلہ کیا اور باطل کو اپنے دبیدہ و جلال سے اس نے مرعوب کر دیا تھا۔ قدرت نے مجھے امد مرحوم کو اس دینی جہاد میں یک جا کر دیا تھا جو موثر اسلامی دینی میں پیش آیا تھا۔ ایک عظیم ترین دینی مؤثر تھی۔ میں نے اپنی زندگی میں پہلی بار مرحوم سے ملاقات کی۔ میں نے مرحوم کو مکارم و فضائل کا مجموعہ اور اعلیٰ ترین عادات و اطوار کی ایک دنیا پایا۔ موصوف کی شخصیت گویا تصویرِ علم اور کمالِ منطق یا بالفاظ دیگر علم و منطق کا ایک حمید، امتزاج تھی۔ میں نے موصوف کی تالیفات و تصنیفات میں عمق فکر، کمالِ علم اور بلاغت تحریر کی نمایاں خصوصیات دیکھی ہیں۔ مرحوم کی بقا کے لیے آثارِ علم اور صالح اعمال کا ترکہ کافی ہے۔ اگر آج ہم مرحوم کی رحلت پر اظہارِ تاسف کرتے ہیں تو صرف